Vol 6 Issue 5 June 2016

ISSN No : 2230-7850

International Multidisciplinary Research Journal

Indian Streams Research Journal

Executive Editor
Ashok Yakkaldevi

Editor-in-Chief
H.N.Jagtap

Welcome to ISRJ

RNI MAHMUL/2011/38595 **ISSN No.2230-7850**

Indian Streams Research Journal is a multidisciplinary research journal, published monthly in English, Hindi & Marathi Language. All research papers submitted to the journal will be double - blind peer reviewed referred by members of the editorial board.Readers will include investigator in universities, research institutes government and industry with research interest in the general subjects.

Regional Editor

Manichander Thammishetty
Ph.d Research Scholar, Faculty of Education IASE, Osmania University, Hyderabad.

Mr. Dikonda Govardhan Krushanahari
Professor and Researcher ,
Rayat shikshan sanstha's, Rajarshi Chhatrapati Shahu College, Kolhapur.

International Advisory Board

Kamani Perera
Regional Center For Strategic Studies, Sri Lanka

Janaki Sinnasamy
Librarian, University of Malaya

Romona Mihaila
Spiru Haret University, Romania

Delia Serbescu
Spiru Haret University, Bucharest, Romania

Anurag Misra
DBS College, Kanpur

Titus PopPhD, Partium Christian University, Oradea,Romania

Mohammad Hailat
Dept. of Mathematical Sciences, University of South Carolina Aiken

Abdullah Sabbagh
Engineering Studies, Sydney

Ecaterina Patrascu
Spiru Haret University, Bucharest

Loredana Bosca
Spiru Haret University, Romania

Fabricio Moraes de Almeida
Federal University of Rondonia, Brazil

George - Calin SERITAN
Faculty of Philosophy and Socio-Political Sciences Al. I. Cuza University, Iasi

Hasan Baktir
English Language and Literature Department, Kayseri

Ghayoor Abbas Chotana
Dept of Chemistry, Lahore University of Management Sciences[PK]

Anna Maria Constantinovici
AL. I. Cuza University, Romania

Ilie Pintea,
Spiru Haret University, Romania

Xiaohua Yang
PhD, USA

......More

Editorial Board

Pratap Vyamktrao Naikwade
ASP College Devrukh,Ratnagiri,MS India

R. R. Patil
Head Geology Department Solapur University,Solapur

Rama Bhosale
Prin. and Jt. Director Higher Education, Panvel

Salve R. N.
Department of Sociology, Shivaji University,Kolhapur

Govind P. Shinde
Bharati Vidyapeeth School of Distance Education Center, Navi Mumbai

Chakane Sanjay Dnyaneshwar
Arts, Science & Commerce College, Indapur, Pune

Awadhesh Kumar Shirotriya
Secretary,Play India Play,Meerut(U.P.)

Iresh Swami
Ex - VC. Solapur University, Solapur

N.S. Dhaygude
Ex. Prin. Dayanand College, Solapur

Narendra Kadu
Jt. Director Higher Education, Pune

K. M. Bhandarkar
Praful Patel College of Education, Gondia

Sonal Singh
Vikram University, Ujjain

G. P. Patankar
S. D. M. Degree College, Honavar, Karnataka

Maj. S. Bakhtiar Choudhary
Director,Hyderabad AP India.

S.Parvathi Devi
Ph.D.-University of Allahabad

Sonal Singh,
Vikram University, Ujjain

Rajendra Shendge
Director, B.C.U.D. Solapur University, Solapur

R. R. Yalikar
Director Managment Institute, Solapur

Umesh Rajderkar
Head Humanities & Social Science YCMOU,Nashik

S. R. Pandya
Head Education Dept. Mumbai University, Mumbai

Alka Darshan Shrivastava
Shaskiya Snatkottar Mahavidyalaya, Dhar

Rahul Shriram Sudke
Devi Ahilya Vishwavidyalaya, Indore

S.KANNAN
Annamalai University,TN

Satish Kumar Kalhotra
Maulana Azad National Urdu University

Address:-Ashok Yakkaldevi 258/34, Raviwar Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India
Cell : 9595 359 435, Ph No: 02172372010 Email: ayisrj@yahoo.in Website: www.isrj.org

ISSN: 2230-7850 Impact Factor : 4.1625(UIF) Volume - 6 | Issue - 5 | June - 2016

Indian Streams Research Journal

سکندر احمد کے بے باک ادبی نظریات انٹرویو کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد شفیع عبدالستار چوبدار
(ایس۔ایس۔اے آرٹس اینڈ کامرس کالج شولاپور)

سکندر احمد کا نام اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی اُفقِ ادب پر سورج بن کر طلوع ہوا، اور موجودہ شعر و ادب میں تمازت پیدا کر کے غروب ہو گیا۔ اس طلوع اور غروب کا وقفا گو کہ چند برسوں کا رہا لیکن اس وقفے میں سکندر احمد کے ادبی خیالات کرنیں بن کر ادبی حلقوں کو گرماتے رہے۔ اس گرما گرمی کی لپیٹ میں تقریباً سبھی نقاد، ادیب، اور شاعر آ گئے۔ اس ادبی ہل چل سے ادبی ماحول متحرک ہو گیا۔ سکندر احمد نے شاعری اور عروض کو خیر باد کہہ کے جب احتجاجی تنقید کو پوری طرح اپنایا اور عمل پیرا ہوئے تو ساری ادبی دنیا چونک اُٹھی۔ کسی نے داد دی تو کسی نے مخالفت کی۔ لیکن سکندر احمد اپنی راہ چلتے رہے۔ اپنا کام کرتے رہے۔ یہ ثابت قدمی رنگ لائی اور آج بھی ادبی اُفق پر ان کے خیالات کے ہمہ رنگ دیکھے جا سکتے ہیں۔

میں یہاں سکندر احمد کے ادبی نظریات پر گفتگو کرنا چاہوں گا۔ یہ نظریات و خیالات اُن سے لیے گئے وہ انٹرویوز سے اخذ کیے گئے ہیں، جو کہ اہم ہیں۔ یہاں سکندر احمد اپنے اوریجنل روپ میں نظر آتے ہیں۔ یہ فطری بات ہے کہ کوئی کسی سے جب کوئی سوال کرتا ہے تو سامنے والے کو جواب دینا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ جواب چاہے کچھ بھی ہو جواب دینے والے کے اندرون کا غماز ہوتا ہے۔ دوسرے معنی میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جواب میں سچائی در آتی ہے۔ جس سے جواب دینے والے کی شخصیت کا ایک پیکر بنتا ہے۔ اسد ثنائی کے ایک سوال کے جواب میں سکندر احمد کہتے ہیں۔

> "دیکھیے اگر آپ فکشن میں ناول کو لیں گے تو اس میں آپ کو فالتو باتیں کہنے کی بہت گنجائش ہوگی۔ مثلاً آپ کی ہماری گفتگو ہو رہی ہے، اس میں اگر آپ کے حلیے کی بات کروں تو آپ دیکھنے میں کیسے لگتے ہیں اس کا براہِ راست گفتگو سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یعنی کہ اس میں فروعات کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ ایک بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ فروعات کس طرح سے فکشن کی اصل میں ضم ہو جائیں یہ ایک فن ہے۔ جس سے بہت سارے افسانہ نگار واقف نہیں۔ جب کرشن چندر کشمیر کا حسن بیان کریں گے تو "پانگی" میں وہ بیان کریں گے

"شکست" میں بھی اور "طوفان کی کلیاں" میں بھی بیان کریں گے۔ تو معلوم ہوا کہ یکساں
منظر کشی سارے افسانوں میں یا سارے ناولوں میں، یا سارے فکشن میں COMAN ہے
تو معلوم ہو کہ فکشن کی صنفی حیثیت بہت زیادہ بلند نہیں، خاص طور پر افسانوں کی شعر کے
مقابلے میں فکشن واقعات سے بندھا ہوا ہے۔ داخلی سطح پر کچھ ہو رہا ہے۔ یا خارجی سطح پر کچھ
ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کچھ ہو رہا ہے یعنی کہ وقت گذر رہا ہے۔ یہ وقت سے بندھی ہوئی صنف ہے
تو ظاہر سی بات ہے کہ شاعری میں جو آفاقیت ہے وہ فکشن میں نہیں سما سکتی۔ کیونکہ یہ زماں و مکاں
دونوں سے بڑا ہوا ہے۔" (رسالہ / اُردو چینل ۲۸ ص ۱۶۷)

یہ اُس کا جواب ہے جس میں پوچھا گیا تھا افسانے اور ناول کا فرق۔ اور یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا فکشن شاعری کم تر درجے کی صنف ہے؟ تو آپ نے دیکھا سکندر احمد نے کس خوش سلیقگی سے اپنی بات کہی اور کس زاویے سے افسانے، ناول کے فرق کو واضح کیا اور نثر کی ان اصناف کا لحاظ رکھتے ہوئے شاعری کی افضلیت کو منوالیا۔ یہ گفتگو کا انداز تھا سکندر احمد کا۔

سکندر احمد مع بعد جدیدیت کے مخالف تھے۔ انھوں نے نہ اُسے کبھی تحریک مانا نہ رُجحان۔ وہ ہمیشہ کھل کر اس کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ کوئی اگر اس سلسلے میں ان سے پوچھتا تو وہ نہایت سنجیدگی سے اسے سمجھا دیتے تھے۔ اس ثنائی نے مابعد جدیدیت کا موضوع چھیڑ دیا تو سکندر احمد نے اختصار میں اس کا جواب دیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

" دیکھیے مابعد جدیدیت کوئی قلعہ نہیں تھا جسے میں نے منہدم کر دیا یہ ایک ہوائی قلعہ تھا۔
ایک فریب نظر۔ Optical illusion تھا۔ چند شعبدہ باز نقادوں نے کھڑا کیا تھا، انھوں نے
"معمار ادب" نام کا ایک ترجمان بھی شروع کیا تھا جس کا اسقاط ہو گیا۔ Optical illusion
کو منہدم نہیں کیا جا سکتا۔ صرف یہ بتایا جا سکتا ہے کہ یہ ایک فریب نظر ہے میں صرف یہی کیا۔
مابعد جدیدیت کو بے نقاب کرنے میں احمد ہمیش کا بھی اہم رول ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا
(رسالہ / اُردو چینل ۲۸ / ص ۱۶۹)

مابعد جدیدیت کی تائید کرنے والوں نے سکندر احمد کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ اُن کی باتوں کو رد کیا لیکن ان کے دلائل ہمیشہ ادبی حلقوں میں موضوعِ بحث رہے ہیں۔ دراصل ادب میں تحریکات اور رُجحانات کا ہر زمانے میں چلن رہا ہے۔ مخالفتیں بھی ہوئیں ہیں۔ لیکن سکندر احمد وہ فردِ واحد تھے جنھوں نے مابعد جدیدیت کو آخری سانس تک قبول نہیں کیا۔ ناچیز اس بات سے لاعلم ہے کہ ان کی اس ضد کا ادبی دنیا پر کیا اثر رہا۔ لیکن یہ بات جگ ظاہر ہے کہ سکندر احمد کی مابعد جدیدیت کی مخالفت کے چرچے آج بھی ہیں۔

اسی انٹرویو میں اسد ثنائی نے ایک اور سوال کیا۔ " کیا یہ صحیح ہے کہ مابعد جدیدیت اخلاقی قدروں کی قائل نہیں ہے؟"

تو اس کا جواب دیکھیے۔

> " جو ہاں یہ صحیح ہے۔ دراصل یہ کسی ازلی سچائی کی قائل نہیں۔ ازلی سچائیاں met narrative ہیں۔ جیسے مظلوم کو مت ستاؤ۔۔۔۔۔۔ مابعد جدیدیت لفظ مظلوم کی کچھ ایسی وضاحت پیش کرے گی کہ ظالم ہی مظلوم نظر آنے لگیں گے۔ یہ Power Game یعنی طاقت کا کھیل ہے۔ الفاظ کے معنی کا تعین وہ کریں گے جن کے پاس طاقت ہے۔ مابعد جدیدیت کے یہاں اصل کی کوئی قیمت نہیں۔ نقل اور اصل میں کوئی فرق نہیں۔ "(رسالہ / اردو چینل ۲۸ / ص ۱۷۱)

شکیل رشید نے "خبر نامہ شب خون" کے لیے سکندر احمد سے ایک انٹرویو لیا تھا۔ یہ انٹرویو بھی بہت ہی اہم انٹرویو ہے۔ ایک سوال۔ " اردو تنقید کے بارے میں کیا خیال ہے؟" کے جواب میں سکندر احمد نے کہا

> " فکشن کی تنقید شاعری کی تنقید سے زیادہ وقت طلب ہے۔ ہر چند کہ نقادوں نے اسے سہل بنا دیا ہے۔ کچھ جملے یہاں سے اڑائے کچھ وہاں سے اور فکشن پر تنقید ہو گئی۔ ایک شعر میں دس الفاظ ہوتے ہیں۔ کم یا زیادہ، اور ان پر ہی توجہ مرکوز کرنی ہوتی ہے۔ جب کہ ناول تو چھوڑ دیجیے کسی افسانے میں بھی ہزاروں الفاظ ہوتے ہیں۔ اور اکثر کسی لفظ یا جملے کی حیثیت کلیدی ہوتی ہے۔ وہ لفظ یا جملہ Miss ہو گیا تو پورا افسانہ یا ناول Miss ہو گیا فکشن کی تنقید کی اولین شرط مقرر قرات ہے"
>
> (خبر نامہ شب خون نومبر ۲۰۰۹ء تا مئی ۲۰۱۰ء / ص۔ ۳۰)

تنقید کے سلسلے میں سکندر احمد کا یہ اقتباس اہمیت کا حامل ہے۔ شکیل رشید نے اس انٹرویو میں بہت سارے سوال کیے ہیں جن کے جواب بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن اکثر سوال جواب ایک موضوع پر کئی طرح سے ہیں اسد ثنائی کے انٹرویو میں بھی کچھ ایسی ہی بات ہے۔ ایسے سوال جواب پر خاکسار اظہارِ خیال کرنے پر قاصر ہے اس لیے شاعری کے سلسلے کے شکیل رشید کے ایک سوال اور سکندر احمد کے ایک جواب ملاحظہ فرمائیں۔

س شاعری کے حوالے سے ایک عام تاثر تو یہ ہے کہ آج بہت خراب شاعری ہو رہی ہے؟

ج اچھے اور برے شعرا تو ہر دور میں رہے ہیں اور آج بھی وہی صورتِ حال ہے۔ اب آپ کے ہی شہر کے عبدالاحد ساز اچھی شاعری کر رہے ہیں۔ عالم خورشید ہیں، سلطان اختر ہیں، علی گڑھ میں مہتاب حیدر ہیں۔ ایک تسلسل ہے۔ بہار میں ایک پچیس سے تیس سال کے لڑکے احمد ی کی رعایات کا اچھا مجموعہ آیا ہے۔ ایک نئی کھیپ آرہی ہے اردو شاعری میں"

(خبر نامہ شب خون نومبر ۲۰۰۹ء تا مئی ۲۰۱۰ء / ص۔ ۳۰)

الغرض سکندر احمد اپنی طرز اور اپنے تیور کے نقاد تھے۔ موجودہ اُردو ادب کو ان کی ضرورت تھی لیکن اب وہ نہیں رہے تو ان کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ اُن کے قارئین کے لیے اہم ہو گیا ہے۔ ادب کے اُستادوں نقادوں ادیبوں شاعروں کا فرض ہے کہ صالح ادب کے متلاشی سکندر احمد کی تحریروں کی معنویت کو تلاش کرے تاکہ ادب کے طالب علموں کو فیض پہنچے۔ آج کا یہ سیمینار اسی مقصد کی ایک اہم کڑی ہے۔

☆☆☆

حوالے :

۱) مضامین سکندر احمد — غزالہ سکندر

۲) سکندر فہمی — سلطان اختر

۳) علم عروض — غزالہ سکندر

Dr. Chobdar Md. Shafi
Asst. Professor in Urdu ,
S.S.A's Arts & Commerce College Solapur (M.S.) India.

Publish Research Article
International Level Multidisciplinary Research Journal
For All Subjects

Dear Sir/Mam,

We invite unpublished Research Paper,Summary of Research Project,Theses,Books and Book Review for publication,you will be pleased to know that our journals are

Associated and Indexed,India

- International Scientific Journal Consortium
- OPEN J-GATE

Associated and Indexed,USA

- Google Scholar
- EBSCO
- DOAJ
- Index Copernicus
- Publication Index
- Academic Journal Database
- Contemporary Research Index
- Academic Paper Databse
- Digital Journals Database
- Current Index to Scholarly Journals
- Elite Scientific Journal Archive
- Directory Of Academic Resources
- Scholar Journal Index
- Recent Science Index
- Scientific Resources Database
- Directory Of Research Journal Indexing

Indian Streams Research Journal
258/34 Raviwar Peth Solapur-413005,Maharashtra
Contact-9595359435
E-Mail-ayisrj@yahoo.in/ayisrj2011@gmail.com
Website : www.isrj.org